شیخ مظہر سعید (ناظم مجلس احرار اسلام اوکاڑہ)

❂ مسلمانوں کی ترقی صرف اتباعِ رسول میں ہی ممکن ہے
❂ اللہ نے اقتدار دیا ہے تو باز پرس بھی کرے گا
❂ نواز شریف نفاذِ اسلام کا وعدہ پورا کریں

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری ۲۲، جولائی کو اوکاڑہ تشریف لائے۔ بخاری مسجد اوکاڑہ میں بعد نماز عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر جلسہ تھا۔ مولانا غلام محمود انور نے جلسہ کی صدارت کی۔ حضرت پیر جی نے خطبۂ مسنونہ اور آیات قرآنی کی تلاوت کی تو سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج مسلمان صرف اس لئے زوال کا شکار ہیں کہ مسلمانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء کی ہوئی تہذیب و ثقافت، تمدن و اخلاق اور نظام حکومت و ریاست کو چھوڑ دیا۔ الٰہی نظام کو چھوڑ کر انسانی نظاموں کی تقلید کی۔ جس کا نتیجہ ہمہ گیر تباہی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسلام دین فطرت ہے اور عقل و بصیرت کے ہر معیار پر پورا اترتا ہے۔ مسلمانوں کی ترقی اور حکومت الٰہیہ کا قیام صرف اتباع رسول میں ہی ممکن ہے۔ ہم اگر آج اس نعمت کو اختیار کر لیں اور یورپ کے کافرانہ نظام کی تقلید چھوڑ دیں تو کامیابی ہمارا ہی مقدر بنے گی۔

حضرت پیر جی مدظلہ نے وزیراعظم نواز شریف کو متنبہ کیا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں اور اسلامی نظام نافذ کریں۔ اللہ نے انہیں اقتدار اور قوت عطاء کی ہے تو اس کی باز پرس بھی ہو گی۔ وہ اپنے اقتدار کو اسلام کے نفاذ کے لئے وقف کر دیں تو اللہ کی مدد آئے گی اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو پھر اپنے سابقہ حکمرانوں کا عبرتناک انجام سامنے رکھیں۔

مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا سید امیر حسین گیلانی۔ مولانا عبید الرحمٰن ضیاء مولانا قاری کفایت اللہ۔ مولانا عنایت اللہ سالک، اور دیگر علماء نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔ حضرت پیر جی نے مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کے عہدیداروں اور کارکنوں سے ملاقات میں انہیں ہدایات دیں۔ مقامی علماء سے ملاقات کی اور پھر لاہور و چکوال کے تبلیغی سفر پر روانہ ہو گئے۔

ابنِ امیرشریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے تبلیغی اسفار

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما، مدرسہ ختم نبوت ربوہ کے منتظم ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری مدظلہ ۲۲ جولائی کو اوکاڑہ تشریف لے گئے اور بعد نماز عشاء بخاری مسجد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی اور مرکزی ناظم

نشرواشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ آپ کے ہمراہ تھے۔

۲۴ جولائی کو جامع مسجد حنفیہ (امین آباد) چکوال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احرار کارکنوں اور مختلف شہری وفود سے ملاقاتیں کیں۔ اگلے روز آپ دوالمیال تشریف لے گئے۔ یہاں بعد نماز ظہر جامع مسجد لال شاہ میں ایک اجتماع سے خطاب فرمایا۔ جناب محمود الرسول سٹیج سیکرٹری تھے اور محترم سید سبط الحسن شاہ صاحب نے نعت پیش کی۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے صدر جناب چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ اس سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔

۲۵ جولائی کو تلہ گنگ تشریف لے گئے اور مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ میں ایک اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اگلے روز چکڑالہ ضلع میانوالی تشریف لے گئے اور وہاں احرار کارکنوں سے ملاقات کے علاوہ جماعت کے زیر تعمیر مرکز مسجد سیدنا علی المرتضیٰ بھی تشریف لے گئے اور مرکز کے تعمیری کام کا معائنہ کیا۔ قارئین اس سفر کی تفصیلی روداد آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

طعنہ اغیار

کرکٹ میچ دیکھنے جالندھر سے آنے والی خاتون کلدیپ فتح سنگھ نے نمائندہ "زندگی" کے سوال کے جواب میں کہا۔

"میں نے شدت سے جو بات محسوس کی وہ یہ کہ میری نظر اسلامی معاشرے کی اس عورت کو تلاش کرتی رہی جو اسلامی تاریخ کے صفحۂ قرطاس پر ایک اعلیٰ کردار، عزت و عصمت کی مورت اور پردے کی دلدادہ عورت تھی اور جس کی اسلام سے والہانہ محبت اور اسلامی قدروں سے گہری وابستگی تھی، وہ کہیں نظر نہ آئی۔ یہاں کی عورت فیشن پرستی میں یورپ کے شانہ بشانہ چل رہی ہے۔ ہم خود کو تو اس سے بری الذمہ قرار دیتے ہیں، کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں کے یہاں پردے کا اتنا اہتمام شروع سے ہی نہیں لیکن مسلمانوں کے یہاں تو پردے کو شروع سے ہی خاص اہمیت رہی ہے۔

مجھے یہاں آکر ایسا لگا جیسے اکثر پاکستانی عورتوں نے پردے کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ میں آٹھ دس سال پہلے بھی آئی تھی لیکن اس وقت میں اور آج میں نمایاں فرق محسوس ہوا۔ اس وقت پاکستانی مسلمان عورت کو اس طرح کھلے بندوں پردے سے بے نیاز پھرتے نہیں دیکھا تھا۔ آج کی عورت کو دیکھ کر تو عقل حیران رہ گئی۔ اگر میری بات کا برا نہ مانیں تو مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ پاکستانی عورت کا ایک طبقہ مغربی تہذیب کی پرورش میں گھرا ہوا ہے۔ ایک اسلامی ملک کی عورت کو ایسا نہیں چاہیے۔ مجھے تو کم از کم ایسی عورتوں کو بے باکانہ انداز میں پھرتے دیکھ کر شرم محسوس ہوئی"

ایک غیر مسلم خاتون جو کالج میں پروفیسر ہے، بحیثیت عورت شرم محسوس کرتی ہے لیکن وہ مسلمان جو اپنی تہذیب و شرافت اور اخلاق و ایمان سب کچھ اغیار کی نقالی میں کھو بیٹھے ہیں۔

شرم ان کو مگر نہیں آتی

(ہفت روزہ زندگی لاہور۔ ۳ تا ۹ نومبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۴۴)